Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲½
فی پرچہ ٢ آنہ

یوم جمعہ

۲۴ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۴ نبوت ۱۳۳۱ ہش | ۱۴ نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۶۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ابھی پاؤں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۳ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کو کھانسی میں بفضلِ تعالیٰ کمی آ رہی ہے مگر کمزوری ابھی تک بہت ہے۔

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

یَا کَنْزَ نِعَمِ اللّٰہِ وَالْاٰلَاءِ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ لِلْاِرْکَاءِ
یَا بَدْرَ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
تَہْوِیْ اِلَیْکَ قُلُوْبُ اَہْلِ صَفَاءِ

ترجمہ:- اے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے خزانے لوگ پناہ کے لئے آپ کی جناب میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اے خدا کے نور اور عرفان کے بدر اہل صفا کے دل آپ کی طرف جھکتے ہیں۔

(سر الخلافہ)

حکومت پاکستان متروکہ جائدادوں کے بارے میں طے شدہ اور غیر طے شدہ علاقوں کے امتیاز کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا اعلان

کراچی ۱۳ نومبر۔ وزیر آبادکاری و اطلاعات و نشریات ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ تارکان وطن کی متروکہ جائداد کے منتقلی کے قانون پر عملدرآمد کرنے کے سلسلہ میں طے شدہ اور غیر طے شدہ علاقوں کا جو لحاظ رکھا جا رہا ہے۔ حکومت پاکستان اس امتیاز کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان نے جنوری ۱۹۴۹ء کے سمجھوتہ کی صریح خلاف ورزی کی ہے اور اس نے اس قانون کا اطلاق طے شدہ علاقوں کے علاوہ غیر طے شدہ علاقوں پر بھی کر دیا۔ تارکان وطن کی زرعی جائداد کی فروخت یا منتقلی کے بارے میں آپ نے بتایا کہ ابھی اس کے متعلق حکومت ہندوستان سے کوئی قطعی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے ——— وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ حکومت آئندہ پانچ سال میں اناج کی کاشت میں ۲۵ فیصدی اضافہ کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

پارلیمنٹ کے آج کے اجلاس میں سپیکر نے التوا کی چھ تحریکوں کو رد کر دیا۔ التوا کی یہ تحریکیں سردار شوکت حیات خاں اور میاں افتخار الدین نے پیش کی تھیں۔

ایک تحریک میں بقول محرک ملک کے اقتصادی بحران پر بحث کی اجازت طلب کی گئی تھی۔

ایک تحریک ادھار پٹہ کے سمجھوتہ کے تحت امریکہ کو پاکستان میں بعض ہوائی اڈے سپرد کرنے کے متعلق تھی۔ اور ایک تحریک سندھ کے گورنر مسٹر دین محمد کے مبینہ استعفیٰ کے متعلق تھی

ہاؤس کے لیڈر خواجہ ناظم الدین نے کہا کہ ادھار پٹہ کے سمجھوتہ کے تحت امریکہ کو پاکستان کے بعض ہوائی اڈے سپرد کرنے کی خبر قطعاً بے بنیاد ہے۔ اسی طرح آپ نے گورنر سندھ مسٹر دین محمد کے استعفیٰ کے متعلق اخباری افواہوں کی بھی تردید کی۔

وزیر اعظم آسٹریلیا لنڈن نہیں جا رہے

سڈنی ۱۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے دولت مشترکہ کے وزراء کی کانفرنس میں شرکت کے لئے لنڈن جانا سر دست ملتوی کر دیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ التوا خرابی صحت اور ڈاکٹری مشورے کے ماتحت کیا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ سرحد کل کراچی سے پشاور پہنچ جائینگے

سرحد اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا

پشاور ۱۳ نومبر آج سرحد اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ چونکہ وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خاں موجود نہیں تھے۔ اس لئے سوالات کے وقفہ کے بعد سپیکر نے اجلاس ملتوی کر دیا۔ وزیر اعظم کل پشاور پہنچیں گے۔

سوالات کے وقت حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ صوبے کے حکام کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ جن موروثی کاشتکاروں نے زمین کا معاوضہ ادا کر دیا ہے۔ انہیں زمین کا مالک تصور کیا جائے۔

انڈونیشی پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۷ نومبر کو ہو گا

جکارتا آج وزیر اعظم انڈونیشیا نے اعلان کیا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۷ نومبر کو ہو گا۔ آپ نے کہا کہ حکومت اس قابل ہے کہ پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ کے ممبروں کی حفاظت کی ضامن ہو سکے

برطانیہ اور نیوزی لینڈ جنوبی افریقہ کی حمایت میں

نیویارک ۱۳ نومبر اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی میں آج بھی جنوبی افریقہ کے خلاف نسلی امتیاز برتنے کی شکایت پر بحث ہوتی رہی۔ برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے نمائندوں نے تقریر کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا چونکہ یہ جنوبی افریقہ کا اندرونی معاملہ ہے اس لئے اس پر غور کرنا اقوام متحدہ کے منشور کے خلاف ہے۔

پارلیمنٹ کو ہائیکورٹ کا درجہ دینے کا قانون ناجائز ہے

جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کا فیصلہ

کیپ ٹاؤن ۱۳ نومبر۔ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ پارلیمنٹ کو ہائیکورٹ کا درجہ دینے کا قانون ناجائز ہے ——— واضح رہے کہ یہ قانون ڈاکٹر ملان نے اس وقت پاس کر دیا تھا۔ جبکہ وہاں کے ہائیکورٹ نے نسلی امتیاز کے قانون کے خلاف فیصلہ دیا تھا۔

پاکستانی ٹیم ۱۸۶ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی

بمبئی ۱۳ نومبر پاکستان اور ہندوستان کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان آج تیسرا ٹسٹ میچ شروع ہو گیا پاکستانی ٹیم ۱۸۶ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ جس کے بعد ہندوستانی ٹیم نے میچ شروع کیا۔ ہندوستانی ٹیم نے ۹۰ رنز بنائے اور اس کا ایک کھلاڑی آؤٹ ہوا۔

دیہاتی فلاح و بہبود کی کانفرنس

کراچی ۱۳ نومبر۔ دیہاتی فلاح و بہبود کی کانفرنس آج "اقتصادی امور" کے وزیر مسٹر فضل الرحمٰن کی صدارت میں شروع ہو گئی۔ مرکزی نمائندوں کے علاوہ صوبوں کے متعلقہ وزراء بھی اس میں شریک ہوئے۔

ایک مشترکہ زبان کی حیثیت سے عربی کی ترویج و اشاعت تمام اسلامی ممالک کا فرض ہے

لاہور میں شام کے ماہر تعلیم کی پریس کانفرنس

لاہور ۱۳ نومبر شام کے مشہور ماہر تعلیم السید محمد امین المصری نے آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ عربی ہی وہ زبان ہے۔ جو تمام اسلامی ممالک میں اتحاد اور ربط پیدا کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اسلئے پاکستان کے مسلمان بھائیوں کو یہ زبان سیکھنے کے لئے عملی جدوجہد کرنی چاہیئے تاکہ یہ اسلامی ممالک کی مشترکہ زبان بن سکے۔ آپ نے فرمایا اب اسلامی ممالک کو خیالی دنیا میں بسنے کی بجائے عملی دنیا میں آنا چاہیئے۔ اور پیش آمدہ مسائل کو حل کرنا چاہیئے ——— واضح رہے کہ السید محمد امین المصری اس تعلیمی اور ثقافتی وفد کے شامی رکن ہیں۔ جو عرب ممالک کی طرف سے پاکستان میں بھیجا گیا ہے۔

آپ نے پاکستان میں عربی کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں اپنی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۶ نومبر کو ایک عربک ٹیچر کانفرنس لاہور میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس موقعہ پر شامی کتب کی ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔ اسلامیہ کالج کے شعبہ عربی کے انچارج قاضی ظہور الدین نے پاکستان کی طرف سے انہیں یقین دلایا کہ وہ اس سلسلے میں ان سے پورا تعاون کرے گا۔

(سٹاف رپورٹر)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

جماعت احمدیہ کے عقائد

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں

(مرتبہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد دکن)

(۱) "ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق ہیں۔ اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جلشانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ بلحاظ مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں ایک ذرہ کم کردے۔ یا ترک فرائض یا اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس پر مریں۔ اور ان تمام انبیاءؑ اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں...... اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے" (ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

(۲) "بالآخر میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ مجھے اللہ جلشانہٗ کی قسم ہے۔ کہ میں کافر نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں۔ جس قدر اللہ تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں۔ اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔" (کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

(۳) "میں مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار خانہ خدا میں کرتا ہوں۔ کہ میں جناب خاتم الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ اس کو بے دین دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (تقریر جامع مسجد دہلی ۱۸۹۲ء)

(۴) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بد ذاتی ہے۔ کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے۔ کہ میں نے اس کی پیروی اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا............ پس اے وہ تمام انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں۔ کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے۔ جو قرآن نے بیان کیا۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶ طبع اول)

(۵) "تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو......... نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہو۔ کہ خدا سچ ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔" (کشتی نوح)

(۶) "اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا۔ اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر بھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔" (تجلیات الٰہیہ)

(۷)
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِی ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

جلسہ سالانہ

ہمارے دوست اور دشمن سب جانتے ہیں۔ کہ ربوہ کی وادی ہمارے آنے سے قبل ایک غیر ذی زرع بے آباد اور چٹیل میدان تھا۔ جہاں سوائے تمازت آفتاب اور ویران پہاڑیوں کے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ کوئی یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ اس شور زمین کے نیچے پانی ہے۔ موعود خلیفہ نے جماعت احمدیہ کے مرکز کے لئے اس ویران میدان کو منتخب کیا۔ اس وقت دشمن چپ تھا۔ کیونکہ اپنے نزدیک وہ یہ سمجھتا تھا۔ کہ اس ویرانے کو آبادی میں تبدیل کرنا ناممکن ہے۔ اپنی ہمت اور عقل کے مطابق وہ ایسا سمجھنے میں حق بجانب تھا۔ مگر بعد میں ہماری کامیابی سے دشمن نے حسد کھا کر یہ کہنا شروع کردیا۔ کہ ربوہ کی جو زمین مکانات سے ابھی خالی پڑی ہے۔ وہ مجھے دے دی جائے۔ اہلِ خرد خوب سمجھتے ہیں۔ کہ یہ اسکی کم ہمتی اور احساس کمتری کا مظاہرہ تھا۔ ہاں خدا تعالیٰ نے اپنے اولوالعزم خلیفہ کی تائید کی۔ اور یہ جنگل آبادی میں تبدیل ہوگیا۔ اسی آبادی میں ہر سال دسمبر کے آخر میں تیس پینتیس ہزار کا جم غفیر اپنے پیارے امام کے ایمان افروز اور روح پرور ارشادات سننے کے لئے جمع ہوتا ہے۔ اس اجتماع کا نام جلسہ سالانہ ہے۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی۔ جلسہ سالانہ کی غرض جماعت کی تربیت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ایک انقلاب پیدا کرنا ہے۔ جس کا دوسرا نام احیاء اسلام ہے۔ اس انقلاب کے پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پروگرام بنایا تھا۔ جلسہ سالانہ اس پروگرام کا ایک اہم حصہ ہے۔ امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سکرٹریانِ مال جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جگہ جائزہ لیں۔ کہ اس پروگرام کی کامیابی میں ان کی جماعت نے کہاں تک حصہ لیا ہے۔

(۱) کیا آپ کی جماعت نے جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کردیا ہے؟

(۲) کیا آپ نے اپنی جماعت کے ہر فرد سے اس کی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ چندہ جلسہ سالانہ وصول کرکے مرکز میں جمع کروا دیا ہے؟

(۳) چندہ جلسہ سالانہ اتنا کم وصول ہوتا ہے۔ کہ اخراجات جلسہ اس سے پورے نہیں ہوسکتے۔ اگر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ تو اس نقص کو دور کرنے کے لئے کیا کوشش کی گئی ہے؟ (نظارت بیت المال)

درخواست ہائے دُعا

میرے ہم زلف قریشی محمد مسعود احمد صاحب کے پتے میں پتھری ہے۔ اور دونوں گردوں میں بھی درد ہے۔ ٹمپریچر ۱۰۲ تک ہوجاتا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرماتے رہیں۔ (خاکسار قاضی عبد الرحمٰن بی اے ناظر اعلیٰ ربوہ) (۲) میرا لڑکا عزیزم محمد طفیل منیر سلمہ اللہ تعالیٰ اگلے سال امتحان مولوی فاضل وایف اے میں بفضل خدا و بکرم شامل ہوگا۔ جملہ احباب عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور آئندہ اللہ تعالیٰ عزیز کو سلسلہ عالیہ کا جانثار خادم بنائے۔ (محمد ابراہیم احمدی محرر چوکی پولیس چنیوٹ) (۳) آج کل میں بے کار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے کسی نفع مند تجارت کی توفیق بخشے اور کاروبار میں برکت ڈالے! (خاکسار شیخ مبارک علی احمدی ہوٹس ۵۳ زرائن گلی ۷ امیر علی شاہ روڈ گوالمنڈی لاہور) (۴) میری لڑکی عزیزہ امۃ اللطیف سلمہا اللہ تعالیٰ مردان میں شدید بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (نفیس احمد بھٹی کنری سندھ) (۵) میرا لڑکا عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (فضل احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چلیکے نمبر ۱۲۰ ڈاکخانہ نمبر ۱۲۲ پنڈوریاں ضلع شیخوپورہ) (۶) غلام رسول صاحب چک ۳۵ متعلم تعلیم الاسلام کالج بڑی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ دینی دنیاوی طور پر مقاصد میں کامیابی اور جسمانی و روحانی صحت کے لئے اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اس عاجز کے لئے تفکرات سے نجات اور دینی و دنیاوی ترقی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ (خاکسار اللہ رکھا گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ) (۷) میری بھاوجہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم محترم قاضی حبیب الدین صاحب سٹاف کالج کوئٹہ حال لندن (۱۰) کوئٹہ میں بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں۔ یہ دوسرا حملہ ہوا ہے۔ بخار ۱۰۳ و ۱۰۴ درجہ تک ہوجاتا ہے رات کو سخت بے چینی رہتی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (قاضی رشید الدین واقف زندگی محرر وکالت تعلیم) (۸) میرا چھوٹا لڑکا عزیزی ظفر احمد بعارضہ چیچک سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خیر محمد احمدی دوکاندار ڈیرہ غازیخان) (۹) چند دنوں سے محترمی دادا جان خیر الدین صاحب کشمیری ساکن محلہ دار الرحمت قادیان حال ربوہ دار الہجرت شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (عبد الحکیم اکمل بٹ جامعہ احمدیہ احمد نگر)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۴ر نومبر ۱۹۵۲ء

اقتدار اعلیٰ

پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے پنجاب مسلم لیگ کی لائل پور کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مودودیوں کے روز نامہ "تسنیم" کے بقول فرمایا کہ

"پاکستان کا قیام اس پیغام کا اعادہ تھا۔ جو آج سے سینکڑوں برس پہلے سرزمینِ عرب میں رسول اکرمؐ لے کر آئے تھے۔ اور پاکستان کے مقصد وجود کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک یہاں فکر و عمل میں وحدت پیدا نہ ہو جائے۔"

اس پر روز نامہ "تسنیم" اپنے اداریہ مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۵۲ء (دراصل ۱۱ر نومبر) میں رقمطراز ہے کہ

"لیکن جب دستور کے مسئلہ پر (گورمانی صاحب) خیال آرائی فرمانے لگے۔ تو ارشاد ہوا۔ دستور میں سب سے اہم اور بنیادی امر یہ ہوتا ہے۔ کہ ریاست کا اقتدار اعلیٰ اور منبع قوت کون ہوگا۔ پاکستان کے آئندہ دستور میں اقتدار اعلیٰ عوام کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور اصل فیصلہ کی طاقت عوام کے ہاتھ میں ہوگی۔"

ہم نے الفضل کے ان کالموں میں کئی بار اس حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ کہ بچارے مودودیوں کو نہ علم دین میں درک ہے۔ نہ سیاست میں اور نہ انہیں مزاح کا مذاق سلیم ہے۔ مگر ٹانگ ہر ایک میں اڑاتے ہیں۔ ہم نے گورمانی صاحب کے مندرجہ بالا دونوں اقوال مودودیوں کے اخبار سے نقل کئے ہیں۔ اور تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ گورمانی صاحب کی تقریر کی یہ صحیح رپورٹ ہے۔ مگر پھر بھی ہمیں ان دونو اقوال میں کوئی تضاد نظر نہیں آتا۔ اور ہمیں یقین ہے۔ نہ کسی اور کو نظر آ سکتا ہے۔ جب تک اسکی ذہنیت مودودیوں کی طرح مسخ نہ ہو چکی ہو۔ چنانچہ تسنیم کے ایڈیٹر صاحب کو ان اقوال میں تضاد نظر آتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"حالانکہ جو پیغام سینکڑوں برس پہلے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ اس کی بنیادی شق یہی ہے۔ کہ ریاست کا مقتدر اعلیٰ اللہ تعالےٰ ہے۔ اور فیصلے کی اصل قوت کتاب و سنت ہے۔ ہر سچے اور مخلص مسلمان کا.... عقیدہ یہی ہے۔ اب اگر اس عقیدے اور فکر کو رکھتے ہوئے پاکستان کے مسلمان کسی ایسے دستور کو قبول کر لیتے ہیں۔ جس کی بنیاد عوام کی حاکمیت پر ہو۔ اور جس کی رو سے فیصلے کی اصل طاقت عوام کے ہاتھ میں ہو۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اس سے ان کے فکر و عمل میں وحدت کبھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جس کا نتیجہ خود گورمانی صاحب کے قول کے مطابق" یہ ہوگا۔ کہ پاکستان کا مقصدِ وجود ہی فوت ہو جائیگا۔"

(روز نامہ تسنیم مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۵۲ء)

سخن فہمی عالم بالا معلوم ہوئی؟ مدیر محترم سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آسمان سے اتر کر خود اپنی حکومت چلائے گا۔ اور نہیں تو کم سے کم قرآن و سنت تجسم اختیار کر لیں گے۔ یا وہ کوئی ایسی مخفی قوت استعمال کریں گے۔ کہ ان کے احکام خود بخود نافذ ہو جایا کریں گے۔ انسانوں کو وہ اپنے سنگھاسن کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیں گے۔

مولانا! یہ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ اختلاف امتی رحمۃ۔ اور یہ جو حدیث ہے کہ اسلام کے ۷۲ بہتر فرقے ناری اور ایک تہترواں فرقہ ناجی ہوگا۔ اور یہ جو کراچی میں اکتیس علماء نے مل کر اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنا علیحدہ بائیس نکاتی قرآن بنایا ہے۔ جس میں مسلّمہ اور غیر مسلّمہ اسلامی فرقوں کی نئی ایجاد بندہ کی گئی ہے۔ اور یہ جو نو نکاتی مطالبہ پر عوام سے دستخط کرانے کی مہم آپ نے جاری کر رکھی ہے۔ یہ سب ڈھونگ کیا معنی رکھتا ہے؟

ہم نے آپ کو بار بار سمجھایا ہے۔ کہ اَن پڑھ لوگوں کے انگوٹھے لگوا لینا یا ایسے لوگوں کے دستخط کروا لینا جو نہ تو مودودیوں کی جماعت کے مالہ و ما علیہ کو سمجھتے ہیں۔ تضیع اوقات اور تضیع مال و زر کے سوا کچھ نہیں۔ (سوا اس کے کہ کہیں سے مفت بیر ہاتھ آ گئے ہوں) مگر آپ ہیں کہ "عوام کا مطالبہ۔ عوام کا مطالبہ" نعرہ پر نعرہ لگائے چلے جاتے ہیں۔ آخر یہ سراسر حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

اگر واقعی اللہ تعالےٰ ہی ریاست کا مقتدر اعلیٰ ہے۔ اور فیصلہ کی اصل قوت کتاب و سنت ہی ہے۔ اور اس کے وہی معنی ہیں جو آپ نے سمجھے ہیں۔ تو پھر یہ عوام کے مطالبوں کا تانا بانا آپ کس لئے بن رہے ہیں۔ اور تار عنکبوت کا یہ دام کس لئے آپ پھیلا رہے ہیں؟ حالانکہ دین کا فیصلہ صرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

برادرم بے شک یہ درست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہی ریاست کا مقتدر اعلیٰ ہے۔ مگر وہ صرف ریاست کا ہی مقتدر اعلیٰ نہیں بلکہ وہ انسانوں کے ہر دائرہ عمل کا مقتدر اعلیٰ ہے۔ وہ چاند۔ سورج اور ستاروں کی گردشوں کا بھی مقتدر اعلیٰ ہے۔

لہ ملک السموات والارض

یعنی آسمانوں اور زمین پر اللہ تعالےٰ ہی کی بادشاہی ہے۔ اسی کا حکم چلتا ہے۔ بیشک یہ بھی درست ہے۔ کہ فیصلے کی اصل قوت کتاب و سنت ہے۔ مگر اسی مقتدر اعلیٰ نے جس نے کتاب نازل فرمائی ہے۔ اور جس نے اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنت بنایا ہے۔ اور جس نے ان دونوں کو فیصلہ کی قوت عطا کی ہے۔ اس نے یہ بھی فرمایا ہے:۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے کتاب اتاری ہے۔ اور ہمیں اس کے محافظ ہیں۔

اس آیہ کریمہ سے ۷۳ فرقوں کا فیصلہ ہوتا ہے۔ مگر اس آیہ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ معلوم کرنا کہ تہترواں ناجی فرقہ کون ہے۔ عوام کا کام نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ ہی اپنی حکمتوں سے اس کو نمایاں کرتا ہے۔ اس لئے جب تک ریاست کا کاروبار ایسے تہترویں فرقہ کے ہاتھ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہ سونپا جائے۔ اس وقت تک ریاست صرف اللہ تعالےٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی میں بنائی جا سکتی ہے۔ اور تمام فرقوں کے مسلمان ہی اس کو مل کر چلا سکتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ

پاکستان کے آئندہ دستور میں اقتدار اعلیٰ عوام کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور اصل فیصلہ کی طاقت عوام کے ہاتھ میں ہوگی۔

کسی طرح اس قول کے خلاف نہیں ہے۔ کہ

پاکستان کا قیام اس پیغام کا اعادہ تھا۔ جو آج سے سینکڑوں برس پہلے سرزمین عرب میں رسول اکرمؐ لے کر آئے تھے۔

کیونکہ ان الفاظ کا مطلب صرف یہ ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں پاکستان میں خلافت راشدہ نہیں بلکہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی حکومت قائم ہوگی۔ جو اسلام کے وسیع ترین اصولوں کے مطابق ہوگی۔ کسی خاص فرقہ کی فقہ کے مطابق نہیں ہوگی۔ اس لئے پاکستان کے تمام عوام کو حق ہوگا۔ کہ ایسے وسیع اصولوں کو کتاب و سنّت کی روشنی میں معلوم کرنے اور جامۂ عمل پہنانے میں جدوجہد کریں۔ اس لحاظ سے بظاہر پاکستان کے آئندہ دستور میں انہی کے ہاتھ میں اقتدار بھی ہوگا۔ اگرچہ حقیقت میں مقتدر اعلیٰ اللہ تعالےٰ ہی ہے۔

اس کی بنیادی وجہ یہ ہے۔ کہ اسلام میں پاپائیت ناجائز ہے۔ اس لئے خاص قسم کے علماء کی حیثیت بھی جہاں تک قوت کا تعلق ہے۔ محض عوام کی سی ہے۔ نہ کہ انہیں کوئی خصوصیت حاصل ہے۔ جن علماء کو کسی خصوصیت کا ادعا ہے۔ وہ اسلام کے اس وسیع ترین بنیادی اصول کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ البتہ صحیح رائے معلوم کرنے کے لئے مختلف قسم کے دینی و دنیوی علوم کے ماہرین سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر ان کے فیصلوں کو صرف ایک رائے کی حیثیت ہی دی جا سکتی ہے۔ حقیقی فیصلہ دستور ساز اسمبلی ہی کا فیصلہ ہوگا۔ جس کے وجود کا انحصار مسلم عوام پر ہے۔

جو تو سمجھ لے وہ اسلام کا نظام نہیں

خدا سے واسطہ کوئی نبی سے کام نہیں
مطالبات بجز حلقہ ہائے دام نہیں
زمیں میں رینگنے والوں کو کیا فضاء کا شعور
جو تو سمجھ لے وہ اسلام کا نظام نہیں
جو تیری روح کی ظلمت کو چاندنی نہ کرے
وہ ایک داغ سیاہ ہے مہِ تمام نہیں
تلاش اس کی ہے بے فائدہ ہوا نہ ہوا
خدا وہ کیا ہے جو بندے سے ہم کلام نہیں
خدا کرے تجھے حق الیقین ہو یہ نصیب
کہ موجِ مئے ہے ان الحکم دُردِ جام نہیں
خدا کی بادشہت ہے خدا کی بادشہت
سیاسئین کا تنویرِ اِزمِ خام نہیں

شذرات

زعمائے احرار کی اعزازی ڈگریاں

احراریوں کی "آزاد یونیورسٹی" واقع دلی دروازہ لاہور نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو اعلان کیا ہے۔ کہ عطاء اللہ بخاری شیخ حسام الدین۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ مظفر شمسی اور سائیں لال حسین اختر کو بالترتیب مندرجہ ذیل ڈگریاں "الاٹ" کی جاتی ہیں۔ امیر شریعت۔ ضیغم احرار۔ مفکر اعظم۔ مجاہد ملت فاتح قادیان۔

یہ اعزازی ڈگریاں کن "اسلامی خدمات" کے صلہ میں ملی ہیں۔ اس کا ذکر چونکہ آزاد یونیورسٹی نے سہواً چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے ہم بتاتے ہیں سنیئے

"جس کی سیاہ کاری کے باعث جامع مسجدیں لرزہ بر اندام ہو جائیں" (سیاست ۱۲ جون ۱۹۳۵ء) اسے "امیر شریعت" کا خطاب ملتا ہے۔

جو شخص جماعت احمدیہ کی آڑ سے کر یہ اعلان کرے کہ اسلام مٹ جائے خانہ کعبہ اغیار کے قبضہ میں چلا جائے۔ روضہ نبوی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے۔ وہ "ضیغم احرار" ہے (احسان ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء)

جسے "نور الحق" کے نام سے مسلمانوں پر ہزار لعنت ڈالنے کا شوق ہو (آزاد کانفرنس نمبر ص۲۳) اسے مفکر اعظم کہا جاتا ہے۔

مجاہد ملت کی سند حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ محرم کی پہلی تاریخ کو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی پبلک میں توہین کی جائے۔ (آزاد ۲۸ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اور فاتح قادیان کا لقب پانے کے لئے سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو فحش ترین اور بازاری گالیاں دینے میں کمال حاصل ہو (اخبار مجاہد ڈیرہ اسمٰعیل خان مئی ۱۹۵۲ء ص۸) اور اپنے تئیں موسیٰ کہا جائے (آزاد کانفرنس نمبر ص۲۵)

احراری مجاہد جیل خانوں میں

مولانا محمد علی جالندھری اور دوسرے احراری لیڈر نہایت فخر سے ہر جگہ کہہ رہے ہیں کہ ہم انگریز سے لڑے جہاد کیا اور جیل خانوں کی صعوبتیں جھیلیں۔ (آزاد ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

احرار کے ایک راز دان نے جو احراریوں کے ساتھ کشمیر ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں قید ہوا تھا اپنے چشم دید حالات یوں بیان کئے ہیں

"جن دنوں کشمیر ایجی ٹیشن شروع ہوئی اور نام نہاد لیڈران نے ایجی ٹیٹروں کو جماعت احرار کے نام سے ملقب کیا۔ میں اس وقت اس جماعت کے شیدائیوں میں سے تھا۔ اور قید بھی ہوا۔ شروع شروع میں تو اس قید کو سنت یوسفی سمجھتا رہا۔ لیکن جب جیل کی زندگی شروع ہوئی تو میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ احراری لیڈران اور سزا یافتگان نے اجتماعی طور پر وہ وہ انسانیت سوز حرکتیں جیل میں کیں جنکو اگر میں احاطہ تحریر میں لاؤں تو وہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں

صرف اتنا کہتا ہوں کہ فراہم شدہ چندہ کو اپنے استعمال میں لانا انہوں نے شیر مادر سمجھا ہوا تھا بدکاری اور شراب نوشی کو انہوں نے عادت مستمرہ بنا رکھا تھا۔ اور اپنی مجالس میں ان کا اظہار نہایت فخر سے کرتے تھے اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنے کارہائے نمایاں پیش کرتے تھے۔" (بحوالہ الفضل ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء)

خدا تعالیٰ انسانیت اخلاق اور اسلام کے ان دشمنوں سے ملت پاکستان کو محفوظ رکھے۔ جنہوں نے جہاد جیسے مقدس ترین فریضہ کو بدکاری اور شراب نوشی کے تصور میں بدل ڈالا ہے۔

فتنۂ مودودیت کو کھلی چھٹی کیوں؟

مودودی صاحب اپنے ایک کتابچہ "دستوری تجاویز" کے ص۲ پر فرماتے ہیں۔

"پاکستان کے مسلمان بالاتفاق کہہ چکے ہیں کہ قادیانی ان میں سے نہیں۔ ان کا ایک الگ امت ہونا اب کوئی ایسا مسئلہ نہیں رہا۔ جس پر مسلمانوں میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہو۔"

مولانا مولوی ابو المظفر نذر صاحب صدر صیانۃ المسلمین نے حال ہی میں "مودودیت اور مرزائیت" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں

"بلا ریب و شک یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مرزائیت کی طرح مودودیت بھی ایک نہایت ہی خطرناک عظیم فتنہ ہے۔ اگرچہ علماء کرام اس سے غافل نہیں ہیں۔ اور فرداً فرداً اس کے مہلک ہونے پر اپنے اپنے خیالات ظاہر فرما چکے اور فرما رہے ہیں۔ لیکن جب تک کامل یکا نگت کلی اتفاق سے اس تحریک کے خلاف آواز نہ اٹھائی گئی۔ عوام کا بیدار اور حقیقت حال سے واقف ہونا دشوار ہے۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"ان نظریات کے ہوتے ہوئے مرزائیت سابقہ قادیانی اور مرزائیت لاحقہ تحریک مودودی میں کیا فرق باقی رہ جاتا ہے کہ فتنۂ مرزائیت کے لئے تو ہم خون کا آخری قطرہ بھی بہانے کے لئے تیار ہو جائیں اور فتنہ مودودیت کو الحاد و زندقہ پھیلانے کی کھلی چھٹی دے دیں"

آخر میں علامہ ابو الحسنات کے نام سے مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کا یہ فیصلہ بھی درج کیا ہے کہ

"مولانا ابو الاعلیٰ صاحب مودودی نے جو ایک نئے مذہب فکر کی بنیاد ڈالی ہے۔ جس کے دامن میں جمہور مسلمانوں کے دین و مذہب کے لئے کوئی پناہ کی جگہ نہیں وہ وقت دور نہیں کہ امت مسلمہ کے سامنے دہریت مرزائیت اشتمالیت کی طرح مودودیت بھی ایک خوفناک فتنہ کی شکل میں نمودار ہو جائے۔" (ص۸)

جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والے حضرات مودودی صاحب کے نزدیک اگر شرعاً ایسے ہی معتبر ہیں کہ ان کے کہنے پر ایک اسلامی فرقہ کو غیر مسلم تسلیم کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ تو مودودی صاحب اور ان کی جماعت اپنے غیر مسلم اقلیت ہونے کا کیوں اعلان نہیں کرتی؟ جبکہ علماء کنونشن کے صدر بھی فیصلہ کر چکے ہیں کہ آپ ایک جدید مذہب کے بانی ہیں۔

ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ مودودی صاحب ان حقائق پر غور کریں گے۔ اور اپنے مقلدین کو فوری سرکلر بھجوائیں گے۔ کہ وہ آئندہ دیگر مطالبات کے ساتھ دسواں مطالبہ یہ بھی شروع کر دیں گے۔ کہ جماعت اسلامی کو بھی غیر مسلم اقلیت کی لسٹ میں شامل کر لیا جائے۔

دوسری طرف ہم مولانا اختر علی اور احراری لیڈروں کو توجہ دلاتے ہیں کہ انہوں نے فتنۂ مودودیت کو کیوں کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔

خدمت اسلام کے نام پر کذب طرازی

انجمن خدام الاسلام (راولپنڈی) کی طرف سے انگریزی زبان میں ایک مکتوب شائع کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے شرعی نبی ہونے کا بھی دعوےٰ کیا ہے۔ حالانکہ حضرت اقدس نے صاف صاف لکھا ہے۔

"یہ الزام کہ میں نبوت تشریعیہ کا دعوےٰ کرتا ہوں اور مجھے فکر پڑی ہے کہ الگ قبلہ بنا لوں اور نئی شریعت ایجاد کر دوں اس کا جواب بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور کیا دوں۔ میرا دعوےٰ تو صرف یہ ہے کہ چونکہ دین زندہ ہے۔ اس لئے ہر صدی کے سر پر مصلح پیدا ہوتا ہے جس سے مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو تو یہ نبوت ہے مگر حقیقی نبوت نہیں۔" (تقریر لاہور ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء)

انجمن خدام الاسلام کے ممبرو! کیا اسلام کی خدمت جھوٹ اور کذب طرازی سے ہوتی ہے؟

جہاد اسلامی کا جھنڈا

مذکورہ ٹریکٹ میں یہ بھی افترا کیا گیا ہے کہ

The Mirza Sahib .....
repudiates the use of force...

یعنی مرزا صاحب نے قوت و طاقت کے استعمال سے انکار کر دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرماتے ہیں

"یہ بھی یاد رہے کہ اللہ جلشانہ نے قرآن کریم میں تدبیر اور انتظام کے لئے ہمیں حکم فرمایا ہے۔ اور ہمیں مامور کیا ہے کہ جو احسن تدبیر اور انتظام خدمت اسلام کے لئے ہم قرین مصلحت سمجھیں اور دشمن پر غالب ہونے کے لئے مفید خیال کریں وہی بجا لائیں جیسا کہ عزاسمہ فرماتا ہے۔ واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ یعنی دینی دشمن کے لئے ہر ایک قسم کی تیاری جو کر سکتے ہو کرو۔ اب دیکھو کہ یہ آیت کریمہ کس قدر بلند آواز سے ہدایت فرما رہی ہے کہ جو تدبیریں خدمت اسلام کے لئے کارگر ہوں سب بجا لاؤ۔

اور تمام قوت اپنے فکر کی اپنے بازو کی اپنی مالی طاقت کی اپنے احسن انتظام کی اپنی تدبیر شائستہ کی اس راہ میں خرچ کرو تا تم فتح پاؤ" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۹۴)

معزز قارئین کیا اب بھی یہ حقیقت چھپائی جا سکتی ہے کہ جس زمانہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جیسے اکابر علماء سرکار انگریزی سے جاگیریں وصول کرنے کے لئے جوتیاں چٹخا رہے تھے (ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص۲۹) قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے جہاد اسلامی کا جھنڈا گاڑا جا رہا تھا۔

وفاتِ مسیح علیہ السّلام کا انکشاف

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت

(از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۲)

حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے انکار خواہ تاویلات کے ساتھ ہی کیوں نہ کیا جائے بہر حال حضرت اقدس علیہ السلام کے فرمان کے مطابق آج مسلمان عقیدۂ حیاتِ مسیح سے سخت مایوس ہو چکے ہیں۔ چنانچہ مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"حیرت ہے ان لوگوں پر جو مسیح ابن مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے کی الجھنوں میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ امت کے پیش نظر جو مسئلہ ہے وہ وفاتِ مسیح یا حیاتِ مسیح کا نہیں بلکہ اس کا ہے کہ اسلام کو کس طرح زندہ کیا جا سکتا ہے"

(کوثر ۱۲ فروری ۱۹۵۱ء)

پھر علامہ اقبال اس مسئلہ کو غیر ضروری قرار دینے کے ساتھ اس مسئلہ میں الجھنے والوں کو شیطان کا مشیر قرار دیتے ہوئے اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں:۔

ابن مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے
ہیں صفاتِ ذاتِ حق حق سے جدا یا عین ذات
آنے والے سے مسیح ناصری مقصود ہے
یا مجدد جس میں ہوں فرزندِ مریم کے صفات
کیا مسلماں کیلئے کافی نہیں اس دور میں
یہ الہیات کے ترشے ہوئے لات و منات
مست رکھو ذکر و فکرِ صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے"

(ارمغان حجاز صفحہ ۲۲۶)

پھر اسی طرح ڈاکٹر اقبال نے اپنی ایک اور نظم میں امام برحق کی صفات گنواتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس نظریہ کی تائید کی ہے۔ آپ مسلمانوں پر یہ ذہن نشین کرا رہے ہیں کہ آنے والے مسیح موعود کے لئے آسمان سے نازل ہونا ضروری نہیں ہاں کوئی ایسا وجود جو اپنے کام کے لحاظ سے مسیح ابن مریم سے شدید مناسبت رکھتا ہو وہی مسیح اور مہدی کہلائے گا۔ فرماتے ہیں ؎

"تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آئینہ میں تجھ کو دکھا کر رخِ دوست
زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے"

اشعار بالا سے یہ صاف عیاں ہے کہ آپ اس تصور کو قطعی فراموش کرتے ہوئے کہ مسیح آسمان سے نازل ہوگا کی بجائے یہ بتا رہے ہیں کہ آنے والا امام امام برحق وہی ہو سکتا ہے جو انقلاب پیدا کرنے والا ہو اس کے آسمان سے نازل یا زمین سے مبعوث ہونے سے ہمیں قطعاً واسطہ نہیں۔

پھر اسی طرح جناب غلام احمد صاحب پرویز تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

(ا) "تصریحات بالا سے یہ حقیقت سامنے آگئی کہ قرآن کریم نے کس طرح یہودیوں اور عیسائیوں کے اس خیال باطل کی تردید کی ہے کہ حضرت مسیح کو صلیب دیا گیا تھا۔ باقی رہا عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ آپ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے قرآن سے اس کی بھی تائید نہیں ہوتی بلکہ اس میں ایسے شواہد موجود ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے دوسرے رسولوں کی طرح اپنی مدت عمر پوری کرنے کے بعد وفات پائی" (معارف القرآن جلد سوئم صفحہ ۵۲۶ جولائی ۱۹۴۵ء مطبوعہ ڈین پریس)

(ب) "جو شخص ان تصریحات پر خالی الذہن ہو کر غور کرے گا وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچ جائیگا کہ نزول قرآن کے وقت حضرت عیسیٰ کے زندہ ہونے کی تائید قرآن کریم کی نصِ صریحہ سے نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس آپ کے گذر جانے اور وفات پا جانے کی شہادت قرآن میں موجود ہے"

(معارف القرآن صفحہ ۵۲۸)

نظام نو کی تعمیر اور زمینی مصلح

انقلاب زمانہ نے مسلمانوں کو شدت کے ساتھ ایک مرکز پر جمع ہونے کے لئے مجبور کر دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے قبل اور تقریباً آپ تک مسلمان اپنی ترقی اور غلبۂ اسلام کو مسیح ابن مریم کے ساتھ وابستہ کرتے ہوئے نہایت الحاح اور بے چینی کے ساتھ یہ صدائیں بلند کر رہے تھے ؎

یا صاحب الزمان بظہورت شتاب کن
عالم ز دست رفت تو پا در رکاب کن

اور بعض علماء نے تو مسیح ابن مریم کی آمد کے متعلق وقت کی تعیین بھی منتظرین کے لئے کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اب مسیح ابن مریم چند سالوں کے اندر اندر آسمان سے نازل ہونے والے ہیں۔ (دیکھو کتاب اقتراب الساعۃ)

لیکن آج جب انہیں ہر طرح سے مایوسی نظر آرہی ہے اور ادھر زمانہ کان سے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہونے کا تقاضا ہے تو وہ مسیح ابن مریمؑ کی آسمان سے آمد سے قطعی ناامید ہو کر کسی زمینی رہنما و مصلح کی طرف نظر التجا بلند کر رہے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کے اس خیال کی ترجمانی کرتے ہوئے جناب عبد الوحید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی فرماتے ہیں:

"احیائے اسلام کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ان تمام چھوڑے ہوئے راستوں کو پھر اختیار کیا جائے جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے رجحانات کے خلاف جنگ کی تھی۔ اسی طرح آپ کو بھی عہد قدیم کی جاہلیت کو جو دانش حاضر کی شکل میں نمودار ہے پاش پاش کر دینا چاہیئے۔ اس کے لئے صالحین شہداء امت کی ضرورت ہے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے ایسے افراد پیدا کرنے ضروری ہیں جن کی تربیت اسلامی ہو اور جن کی زندگیاں فی سبیل اللہ وقف ہوں۔ اب فریاد و ماتم کا وقت نہیں رہا۔ نہ تعیین منزل میں مزید غور و فکر کی مہلت۔ زمانہ بہت جلد ایک "نظام نو" . . . . کی بنیاد ڈالنا چاہتا ہے۔ اگر اس تعمیر کی بنیاد تعلیمات اسلامی پر قائم کرنا مقصود ہے تو شیدائیان اسلام کو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر متلاشیان حق کی رہنمائی کرنا چاہیئے بلکہ ان کو خود امام بن کر اس نظام نو کی تعمیر میں مصروف ہو جانا چاہیئے"

(تاریخ افکار و سیاسیات اسلامی مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۴۶ء صفحہ ۴۷۸ و صفحہ ۴۸۰)

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی رائے

آپ مسلمانوں کی ترقی اور دوبارہ غلبہ کے اسباب و ذرائع کے حصول کے متعلق مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ایک لیڈر کے انتخاب کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور جو در اصل چیز ہے کہ مسلمانوں میں دین پیدا ہو ان کی قوت ایک مرکز پر جمع ہو ان کا کوئی امیر ہو اس کا کہیں نام و نشان نہیں۔ بس بھیڑ کی چال ہے کہ جس طرف ایک چلی اسی طرف سب چل دیتی ہیں۔ میں بقسم کہتا ہوں اگر مسلمان مضبوطی کے ساتھ دین کے پابند ہو جائیں۔ آپس کے مناقشات ختم کر دیں۔ اپنی قوت کو ایک مرکز پر جمع کر لیں اور جس کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر بڑا امیر بنائیں اس کے مشوروں پر عمل کریں سر مو اعراض نہ کریں۔ تو پھر ان کو کسی کی شرکت کی ضرورت ہے نہ کسی سے ڈرنے کی۔ نہ ان کا کوئی کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ ہر کام طریقہ اور اصول سے ہوتا ہے"

(بحوالہ معارف نمبر ۱ جلد ۵۹ ۱۹۴۷ء)

نتیجہ

مندرجہ بالا حوالہ جات جو بطور نمونہ درج کئے گئے ہیں۔ ان سے ہر عقلمند صاحب انصاف یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ حیاتِ مسیح کے معتقدین ایک لمبی انتظار کے بعد اب اس عقیدہ کو ترک کر رہے ہیں۔ یہی لوگ ایک وقت تک نہایت شدت کے ساتھ آسمان کی طرف نظریں جمائے بیٹھے تھے اور اس غیر متزلزل خیال پر پختہ تھے کہ اسلام کو دوبارہ غالب کرنے کے لئے مسیح علیہ السلام ہی آسمان سے نزول فرمائیں اور مسلمان ان کے ذریعہ ہی ایک مرکز پر جمع ہو کر دوبارہ اسلام کو غالب کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ اور یہ بات کبھی ان کے ذہن میں بھی نہیں آسکتی تھی کہ "نظام نو" کی تعمیر کے لئے انہیں مسیح ابن مریم کی بجائے کسی اور جانب اپنی امیدوں کو وابستہ کرنا پڑے گا۔ یقیناً آج مسلمان مسیح بنی اسرائیلی کی دوبارہ آمد سے مایوس ہو چکا ہے۔ ناامیدی اور گھبراہٹ سے ان کے یقین اور وثوق میں تزلزل آچکا ہے اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کی بتائی ہوئی بات کہ عنقریب وہ وقت آتا ہے جب مسیح کا انتظار کرنے والے مایوس ہو کر اس خیال کو ترک کر دیں گے اور انہیں کوئی مسیح آسمان سے اترتا دکھائی نہ دے گا تب خدا ان میں گھبراہٹ ڈالیگا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی وقت گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیرہ صدی آج کے دن سے پوری نہ ہو گی کہ عیسیٰؑ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان کیا عیسائی یک لخت ناامید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے" نہایت عظیم الشان طور پر پوری ہونی شروع ہو چکی ہے۔ جماعت احمدیت کے مخالفین نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل و براہین سے عاجز آکر اس مسئلہ پر بحث کرنا ہی ترک کر دی ہے۔

ہمدردانِ اسلام سے ایک اپیل

بالآخر میں اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل سے اچھی طرح سے عیسائیوں کو عاجز کر دیں اور انہیں بوضاحت یہ بتا دیں کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا اور زندہ نبی صرف اور صرف آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور یہ بھی پکار پکار کر کہیں کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے اور اسلام کو دوبارہ غالب کرنے کے لئے انہیں بار بار احمدیت کی آغوش میں آجانا چاہئیں تا امت کو ساحل پر لگانے کے لئے خدا تعالیٰ نے جسے یقیناً اسے ہی کھڑا کیا ہے جو با آواز بلند پکار پکار کر لوگوں کو دعوت دے رہا ہے:۔ ؎

"صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تصویر کون پیش کرتا ہے؟

(از مکرم عبد الحمید صاحب آصف)

احمدی مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اس لئے مامور کیا ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کی صحیح تفسیر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ دیگر مسلمان علماء نے جہاں قرآن کریم کے اصل حقائق و معارف پر پردہ ڈال کر غلط تفسیریں دنیا کے سامنے پیش کیں۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ایسی تصویر دنیا کے سامنے پیش کی۔ جس سے آنحضرتؐ کو دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔

ہر ذی روح کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک جسم اور دوسرا روح۔ روح پر زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔ اور جسم سے روح کا درجہ افضل و اعلیٰ مانا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے انسان کا تعلق روحانی ہوتا ہے جسمانی نہیں ہوتا۔ جتنا جتنا یہ تعلق مضبوط ہوگا۔ اسی قدر ہی روح بھی اعلیٰ متصور ہوگی۔ مسلمان فرقہ احمدیہ کے علاوہ دوسرے مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم باقی تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ تھے۔ اور آپ نے آسمان روحانیت میں وہ پرواز کی۔ جس کی بلندی تک دوسرا کوئی نبی نہیں پہنچ سکا۔ مگر اس اعتقاد کے باوجود ہمارے مفسرین کچھ ایسی باتیں لکھ گئے ہیں جو کسی اور ہستی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی لحاظ سے افضل و اعلیٰ ماننے پر مجبور کرتی ہیں۔ اور وہ حسن روحانی جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا۔ اس کو پنہاں کر دیتی ہیں۔ اور آپ کی وہ تصویر جس نے لاکھوں لوگوں کو دیوانہ بنا لیا تھا۔ مسخ کر دیتی ہیں۔

تفسیر وحیدی میں جو مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآباد نے لکھی ہے۔ اور غزنوی کے مطبع امرتسر میں ۱۹۰۵ء میں شائع ہوئی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو یہ الفاظ آتے ہیں کہ "روح منہ" کی تفسیر کرتے ہوئے مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ سب روحیں خدا کی ہیں مگر حضرت عیسیٰؑ کی روح کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ بزرگی دی اور اپنی طرف منسوب کیا۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت عیسیٰؑ ایسے عجیب کام کرتے جو انسانی قدرت سے باہر ہیں۔ مثلاً مردے کو جلا دینا۔ مادر زاد اندھے کو انکھیارا کر دینا۔ کوڑھی جذامی کو دم بھر میں اچھا کر دینا" (صفحہ ۱۴۸)

ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ شیخ الہند مولوی محمود حسن صاحب قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"جو معجزات حضرت مسیح علیہ السلام نے دکھلائے۔ ان میں علاوہ دوسری حکمتوں کے ایک خاص مناسبت آپ کے رفع الی السماء کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ آپ نے شروع ہی سے متنبہ کر دیا۔ کہ جب ایک مٹی کا پتلا میرے پھونک مارنے سے باذن اللہ پرندہ بن کر اوپر اڑ جا سکتا ہے۔ کیا وہ بشر جس پر خدا نے روح اللہ کا لفظ اطلاق کیا۔ اور روح القدس کے نفخہ سے پیدا ہوا۔ یہ ممکن نہیں کہ خدا کے حکم سے اڑ کر آسمان تک چلا جائے۔ جس کے ہاتھ لگانے سے یا دو لفظ کہنے پر حق تعالیٰ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی اچھے اور مردے زندہ ہو جائیں۔ اگر وہ اس طرح موطن کون و فساد سے الگ ہو کر ہزاروں برس فرشتوں کی طرح آسمان پر زندہ اور تندرست رہے تو کیا استبعاد ہے۔" (صفحہ ۷۲)

مندرجہ بالا دونوں حوالے ناظرین کے سامنے ہیں اور ڈنکے کی چوٹ اس بات کا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو دوسری تمام روحوں سے زیادہ قوت حاصل تھی۔ اور زیادہ بزرگی کی حامل تھی۔ نتیجہ کیا ہوا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روحانی لحاظ سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل تھے۔

باقی رہ گیا جسم۔ جسم کی فضیلت بیان کرنے سے پیشتر ایک اور حوالہ جس کو پڑھ کر ہر سچے مسلمان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ پیش کرتا ہوں۔ سورۃ احزاب میں آتا ہے۔ کہ فلما

قضیٰ زید منھا وطرا زوجنٰکھا

یعنی جب زید نے زینب کو طلاق دے دی۔ تو ہم نے اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔ مولوی وحید الزمان صاحب اہل حدیث کے چوٹی کے عالم ہیں۔ وہ اس آیت پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"کہتے ہیں۔ جب یہ آیت اتری۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زینب کے پاس چلے گئے۔ نہ ان سے اذن لیا۔ نہ عقد پڑھایا نہ مہر مقرر کیا۔ البتہ ایک بکری ذبح کر کے آپ نے ولیمہ کی دعوت کی۔ اور لوگوں کو گوشت اور روٹی کھلایا۔" (صفحہ ۶۲۱)

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اب ذرا جسمانی فضیلت کا قصہ بھی سن لیجئے۔ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی قرآن کریم پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"کوئی معاند سے معاند اور کٹر سے کٹر متعصب دشمن بھی ایک حرف ایک نقطہ ایک شوشہ آپ کی پیغمبرانہ عصمت اور خارق عادت عفاف و پاکبازی کے خلاف نقل نہیں کر سکتا۔ اور واضح رہے کہ یہ اس اکمل البشر کی سیرت کا ذکر ہے۔ جس نے خود اپنی نسبت فرمایا۔ کہ مجھ کو جو جسمانی قوت عطا ہوئی ہے۔ وہ اہل جنت میں سے چالیس مردوں کے برابر ہے۔ جن میں سے ایک مرد کی قوت سو کے برابر ہوگی۔ گویا اس حساب سے دنیا کے چار ہزار مردوں کے برابر قوت حضور کو عطا فرمائی گئی تھی۔ اور بیشک دنیا کے اکمل ترین بشر کی تمام روحانی و جسمانی قوتیں ایسے ہی اعلیٰ اور اکمل پیمانہ پر ہونی چاہئیں۔ اس حساب سے اگر فرض کیجئے۔ چار ہزار بیویاں آپ کے نکاح میں ہوتیں۔ تو آپ کی قوت کے اعتبار سے اس درجہ میں شمار کیا جا سکتا تھا۔ جیسے ایک مرد ایک عورت سے نکاح کرے۔" (صفحہ ۵۵۵)

ناظرین اب ان چاروں حوالہ جات کو سامنے رکھیں۔

(۱) سب روحوں سے بزرگ روح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تھی۔

(۲) اخلاقی لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تصویر اہل حدیث کے عالم نے پیش کی ہے۔ اس کو بھی سامنے رکھئے۔

(۳) سب مردوں سے بڑھ کر جس شخص کی قوت جسمانی تھی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

یہ ہے مخالفین ختم نبوت کے نزدیک حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ روحانی لحاظ سے۔ اخلاقی لحاظ سے اور جسمانی لحاظ سے یہ حوالہ جات مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ سو گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اس قدر گھناؤنی پیش کی گئی ہے۔ کہ استغفر اللہ کا ورد زبان پر آ جاتا ہے۔

اس ضلالت کے دور میں خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس نے حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کو کھڑا کیا۔ جنہوں نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح شان اور صحیح مقام اور اعلیٰ حسن اور مصفا و شیریں چشمہ کو دنیا کے سامنے اس رنگ میں پیش کیا۔ کہ بے اختیار دل سے نکلتا ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد

ذیل میں ہم چند سطور حضرت مرزا صاحبؑ کی پیش کرتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھنے والے حضرت مرزا صاحبؑ ہیں یا آج کل کے مولوی۔

حضورؑ فرماتے ہیں۔

(۱) "روحانی زندگی کے لحاظ سے ہم تمام نبیوں میں سے اعلیٰ درجہ پر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ سمجھتے ہیں۔"

(۲) "میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(۳) نادان اور بد اندیش مخالفوں نے اس علم پر کبھی غور نہیں کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر اعتراض کیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ ان آنکھ بند کر کے اعتراض کرنے والوں کو یہ معلوم نہ ہوا۔ کہ جس قدر معجزات ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں۔ دنیا میں کل نبیوں کے معجزات کو بھی اگر ان کے مقابل میں رکھیں۔ تو میں ایمان سے کہتا ہوں۔ کہ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بڑھ کر ثابت ہوں گے۔"

(۴) "زندہ رسول ابد الآباد کے لئے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔ جن کے نفوس طیبہ اور قوت قدسیہ کے طفیل سے ہر زمانہ میں ایک فرد خدا نمائی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔"

شکریہ احباب

گذشتہ سال کے وظائف طلبہ کی کمی کی دقت کو حل کرنے کے لئے باجازت نظارت بیت المال و نظارت تعلیم و تربیت اگست ۵۲ء میں مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل کو احباب سے عطیہ جات لانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل احباب کا تمام کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ انہوں نے عطیہ جات عطا فرمائے جزاھم اللہ خیرا۔ پانچ روپے سے کم رقوم متفرق احباب کے ذیل میں جمع کر دی گئی ہیں

خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ

سرگودھا

- چودھری غلام احمد صاحب تحصیلدار ۔۔۔۔ ۱۰
- ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ۔۔۔۔ ۵
- شیخ فضل الرحمٰن صاحب / محمد اقبال صاحب ۔۔۔۔ ۱۸۰
- شیخ نور احمد صاحب غلہ منڈی و شیخ بشیر احمد صاحب ۔۔۔۔ ۱۰
- ماسٹر محمد انور صاحب اینڈ برادرس ۔۔۔۔ ۱۰
- محمد الدین صاحب ۔۔۔۔ ۲۰
- بھائی محمود احمد صاحب و بھائی عبد الکریم صاحب ۔۔۔۔ ۶
- حاجی جنود اللہ صاحب مع اہلیہ صاحبہ ۔۔۔۔ ۱۰
- خواجہ سلیم اینڈ کمپنی ۔۔۔۔ ۱۰۰

مگھیانہ

- بابو محمد شریف صاحب ۔۔۔۔ ۶۰
- ڈاکٹر فضل حق صاحب ۔۔۔۔ ۵
- علی محمد صاحب ۔۔۔۔ ۵
- عبد الرحیم صاحب ۔۔۔۔ ۵
- سید محمد حسین صاحب و بشیر احمد صاحب ۔۔۔۔ ۵
- احمد دین صاحب ۔۔۔۔ ۵
- چودھری عبد الغنی صاحب ۔۔۔۔ ۵
- چودھری عبد العزیز صاحب ایم اے ۔۔۔۔ ۱۰
- حکیم محمد زاہد صاحب ۔۔۔۔ ۵
- چودھری بشیر احمد صاحب ۔۔۔۔ ۱۰
- نثار احمد صاحب و چودھری محمد ابراہیم صاحب ۔۔۔۔ ۵
- صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جھنگ مگھیانہ ۔۔۔۔ ۵
- بابو محمد بشیر احمد صاحب ۔۔۔۔ ۵
- مس سلیمہ اختر صاحبہ ۔۔۔۔ ۵۰
- چودھری عبد الجبار صاحب ۔۔۔۔ ۶
- مرزا عبد الحق صاحب ۔۔۔۔ ۲۰
- ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ۔۔۔۔ ۵
- ماسٹر محمد الدین صاحب ۔۔۔۔ ۵

لاہور

- چودھری محمد شریف صاحب ۔۔۔۔ ۲۵
- ملک رشید احمد صاحب ۔۔۔۔ ۱۰
- بابو سراج الدین صاحب ۔۔۔۔ ۱۰۰
- قاضی محمود احمد صاحب ۔۔۔۔ ۵
- چودھری فتح محمد صاحب ۔۔۔۔ ۳۰
- چودھری مولا بخش صاحب ۔۔۔۔ ۳۵
- ملک فضل کریم صاحب ۔۔۔۔ ۵
- بیگم صاحبہ ڈاکٹر غلام حیدر صاحب ۔۔۔۔ ۱۰
- محمد یحییٰ صاحب ۔۔۔۔ ۱۰
- محمد منیر صاحب ۔۔۔۔ ۵
- حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ ۔۔۔۔ ۱۰۰
- بھائی محمد شریف صاحب اقبال ۔۔۔۔ ۳۰۰
- مستری ۔۔۔۔ ۵
- قاری غلام مجتبیٰ صاحب و ڈاکٹر عبد القادر صاحب ۔۔۔۔ ۱۰
- ڈاکٹر غلام حیدر صاحب ۔۔۔۔ ۱۰
- مبارک سائیکل مارٹ ۔۔۔۔ ۵
- چودھری عبد الحمید صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر ۔۔۔۔ ۴۰
- عبد الحی خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول ۔۔۔۔ ۵
- ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ۔۔۔۔ ۵
- ڈاکٹر نور محمد صاحب ۔۔۔۔ ۵
- شیخ برکت اللہ صاحب ۔۔۔۔ ۵
- ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ۔۔۔۔ ۵
- صاحبزادہ میاں مظفر احمد صاحب ۔۔۔۔ ۹۰
- شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ۔۔۔۔ ۲۰
- بھائی عبد الحکیم صاحب ۔۔۔۔ ۵
- ایم موسیٰ اینڈ سنز ۔۔۔۔ ۱۰
- ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ۔۔۔۔ ۲۵
- ڈاکٹر محمد منیر صاحب ۔۔۔۔ ۵
- ڈاکٹر عبد الحق صاحب ۔۔۔۔ ۹۵

اوکاڑہ

- میاں محمد حنیف صاحب ۔۔۔۔ ۱۰۰
- چودھری غلام قادر صاحب امیر جماعت ۔۔۔۔ ۱۰
- ڈاکٹر عبد اللہ و نذیر احمد و فضل محمد صاحبان ۔۔۔۔ ۶

منٹگمری

- ملک نذیر احمد صاحب و اہلیہ صاحبہ ۔۔۔۔ ۶
- ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ۔۔۔۔ ۲۰
- بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب کراچی ۔۔۔۔ ۲۴۰ (م)
- ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ۔۔۔۔ ۱۰
- چودھری شہاب الدین صاحب ۔۔۔۔ ۱۰
- میاں ناصر علی صاحب ۔۔۔۔ ۵
- چودھری محمد شریف صاحب امیر جماعت ۔۔۔۔ ۱۰

پتہ جات موصی احباب

مندرجہ ذیل موصی احباب اپنے اپنے پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی وصایا کے متعلق مناسب خط و کتابت کی جا سکے۔ اگر ان میں سے کسی کے کوئی واقف بھی ان کے پتہ سے آگاہ ہوں۔ تو وہ بھی اطلاع دیکر ممنون کریں۔ دیر سے ان ذیل کے موصیوں کے پتہ سے دفتر لاعلم ہے۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۱۔ ملک علی بخش پنشنر ای اے سی ولد ملک سلطان بخش صاحب سکنہ بڈھن ضلع سیالکوٹ وصیت ۳۴۴
۲۔ میاں شیر محمد صاحب سکنہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور
۳۔ عبد الکریم صاحب ولد امام دین صاحب سکنہ گہسن ضلع جالندھر وصیت ۲۶۶۴
۴۔ خواجہ کرم دین صاحب ولد حاجی جان محمد صاحب پوہلوں مہاراں ضلع سیالکوٹ وصیت ۲۸۶۵
۵۔ صغریٰ خانم صاحبہ اہلیہ منشی تصدق حسین صاحب موجفی ضلع سرگودھا وصیت ۳۰۴۲
۶۔ بشیر احمد صاحب بنجار جمعدار ولد چوہدری محمد دین صاحب مرحوم سب انسپکٹر پولیس سکنہ پرتالہ ریاست جموں ۲۶۴۶
۷۔ شیخ فضل کریم صاحب ولد ڈاکٹر امیر علی صاحب کلکتہ وصیت ۵۳۳۹
۸۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب سکنہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ ۵۰۶۱
۹۔ عبد الوہاب صاحب ولد شیخ چند و صاحب سکنہ نور ریاست پٹیالہ

وزیراعظم پاکستان لندن تشریف لے جارہے ہیں

لندن ۱۳ نومبر:- وزیراعظم پاکستان ۲۵ نومبر کے لگ بھگ لندن آنے والے ہیں - اور یہاں ان کے لئے پروگرام مرتب کیا جارہا ہے ۔ دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس کے اہم ترین فرائض کی بجاآوری کے علاوہ آپ برطانیہ کے مختلف حصوں کے دورے بھی کریں گے ۔ اس سلسلہ میں مڈلینڈ - برمنگھم اور کوینٹری کے اس علاقے کا دورہ بھی شامل ہے ۔ جہاں پاکستانی باشندوں کی کثیر تعداد آباد ہے ۔

کانفرنس میں شرکت کے دوران میں ملاقاتوں کے علاوہ خواجہ ناظم الدین دولت مشترکہ کی اہم شخصیتوں کے ساتھ بھی خاص ملاقاتیں کریں گے ۔ یہاں وزیراعظم کو تقریباً دو ہفتے بہت مصروف رکھنے کا پروگرام بنایا جارہا ہے (لاسٹار)

پاکستان اور بھارت کیلئے نرخ کم کردیئے گئے

لندن ۱۳ نومبر:- لائیڈز نے حال ہی میں یہ فیصلہ کردیا ہے کہ دونوں ملکوں میں ہڑتالوں، فرقہ وارانہ فسادات اور شہری آبادی کی گڑبڑ وغیرہ کے خلاف بیمہ کے نرخ ۱۲ پنس فی صدی کی بجائے ۶ پنس فی صدی کردیئے گئے ہیں ۔

ایک ترجمان نے کہا - جب بھی کہیں فسادات وغیرہ رونما ہوں نرخوں کو فوراً بڑھا دیا جاتا ہے مثلاً ۱۹۴۶ء میں کلکتہ اور ۱۹۴۷ء میں پنجاب کے فسادات کے موقعہ پر نرخ بڑھا دیئے گئے تھے ۔

لیکن حالات کے معمول پر آجانے کے بعد بیمہ کمپنیاں چند ماہ تک حالات کا جائزہ لیتی رہتی ہیں - اس کے بعد ہی نرخوں کو کم کرنے کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے ۔ اسی ترجمان کا بیان ہے - کہ نئی شرح میں کشمیر کی صورت حال کا خیال بھی رکھا گیا ہے - یا لحاظ کر لیا گیا ہے ۔ کہ اس سلسلہ میں بات چیت تو بہت چل رہی ہے ۔ مگر حقیقی کشیدگی کم ہو چکی ہے ۔ (اسٹار)

عراق کو تیل سے مزید آمدنی ہوگی!

بغداد ۱۳ نومبر:- بصرہ آئل کمپنی بصرہ کی بندرگاہ سے جو تیل درآمد بھیجے گی ۔ اس سے عراق کو آئندہ ۲۳ سال تک سالانہ ۲۰۰۰۰۰۰ ۳۴۷ دینار کی آمدنی ہوا کرے گی وزیر مواصلات سید عبدالمجید علاوی نے "اسٹار" کو بتایا - کہ کمپنی کے ساتھ حکومت کا ایک نیا معاہدہ ہوا ہے جس کے تحت بصرہ سے جانے والے تیل کی ڈھلائی بڑھا دی جائے گی ۔ اس نئے معاہدے کے تحت سال رواں میں حکومت کو ۵۳۵۰۰۰ دینار ملیں گے آئندہ سال ۶۴۰۰۰۰ دینار اور ۱۹۷۵ء تک ۲۸۴۷۰۰۰ ملنے لگیں (اسٹار)

مسز پنڈت کا بیان

اقوام متحدہ ۱۳ نومبر:- عرب اور ایشیائی نمائندوں نے بھارتی مندوب مسز پنڈت کے اس بیان کو بہت سراہا ہے - جس میں انہوں نے بھارت کی طرف سے اس امید کا اظہار کیا ہے ۔ کہ جس طرح اقوام متحدہ کی مدد سے لیبیا کو حق خود ارادیت ملا ہے - اسی طرح طونس اور مراکش کو بھی
...آزاد کرایا جائے گا ۔ (اسٹار)

امریکہ مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنی پالیسی میں اہم تبدیلی کریگا؟

شامی سفیر کی آئزن ہاور سے ملاقات

دمشق ۱۳ نومبر:- دمشق کے روزنامہ "الفیحاء" نے اپنے نامہ نگار کے حوالہ سے واشنگٹن کی یہ خبر شائع کی ہے ۔ کہ واشنگٹن میں شام کے سفیر ڈاکٹر فرید زین الدین نے جنرل آئزن ہاور سے ملاقات کی ہے - مسٹر آئزن ہاور نے انہیں بتایا ہے کہ وہ عربوں کے بعض حقوق دلوا دیں گے ۔

مزید بتایا گیا ہے کہ امریکی صدر منتخب مشرق وسطیٰ کے مسائل میں گہری دلچسپی لیتے ہیں - اور متعدد بار یہ اعلان بھی کر چکے ہیں کہ وہ مشرق وسطیٰ میں امریکی پالیسی میں اہم تبدیلیاں کرائیں گے - (لاسٹار)

خشک سالی کے بعد ٹڈی دلوں کا خطرہ

عدن ۱۳ نومبر:- اس سال کی خشک سالی کے بعد عدن اور یمن کے علاقوں میں اب ٹڈیوں کے بڑے بڑے دل شدید نقصانات پہنچا رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ بعض دل تو ۱۰ میل لمبے ہیں - اور یہ پاکستان کی طرف سے آئے ہیں خشک سالی اور ٹڈی دلوں کی تباہ کاریوں سے عدوالی میں باجرے کی فصل ابیان میں کپاس عولاقی میں گندم کو شدید نقصانات پہنچ رہے ہیں، ان کے علاوہ ٹڈیاں ایسے درختوں کا ستیہ ناس کر رہی ہیں - جہاں سے شہد کی مکھیاں شہد فراہم کرتی ہیں - اس لئے اس صنعت کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے (اسٹار)

مقبوضہ کشمیر کے سربراہ کا انتخاب

نئی دہلی ۱۲ نومبر:- ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد آئین ساز اسمبلی نے اتفاق رائے سے ایک بل منظور کر لیا ہے - اس بل کی رو سے ریاست کا سربراہ منتخب ہوگا - اور وہ صدر ریاست کہلائیگا جمعہ کو اسمبلی کا اجلاس قانون ساز اسمبلی کی حیثیت میں منعقد ہوگا - اس اجلاس میں صدر ریاست کا انتخاب کیا جائیگا

عرب اقوام متحدہ سے احتجاج کریں گے

بیروت ۱۳ نومبر لبنان کی وزارت خارجہ کے ڈائرکٹر نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ لبنان اور مغربی جرمنی کے مابین سفارتی تعلقات کے متعلق جو بات چیت جاری تھی - اسے منقطع کر دیا گیا ہے کیونکہ بون حکومت اسرائیل کو معاوضہ ادا کرنے پر مصر ہے ۔

حکومت لبنان نے اقوام متحدہ میں اپنے وفد کو ہدایت دی ہے کہ وہاں متعلقہ کمیٹیوں کے روبرو تاوان جنگ کا مسئلہ پیش کیا جائے دیگر عرب ممالک بھی اسی قسم کے اقدامات کریں گے (اسٹار)

فلسطین کے متعلق قرارداد کا مسودہ

اقوام متحدہ ۱۳ نومبر - عرب مندوبین نے اس قرارداد کا مسودہ منظور کر لیا ہے - جس میں اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا گیا ہے - کہ فلسطین کے مہاجرین کے سلسلہ میں حتمی اور مثبت اقدام کیا جائے یہ مندوبین اس قرارداد کو پاس کرانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے ۔

انہیں اعتماد ہے کہ یہ قرارداد اسی طرح یا معمولی سی ترمیم کے بعد منظور کر لی جائے گی (لاسٹار)

اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر کا حل جلد سے جلد کرے

جماعت احمدیہ نوشہرہ کا ریزولیوشن

جماعت احمدیہ نوشہرہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اقوام متحدہ پر زور ڈالے کہ وہ مسئلہ کشمیر کا فیصلہ جلد از جلد کرے اور اس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے - اس قدر تاخیر سخت ناواجب ہے - اور یہ کسی طرح دیانتدارانہ پالیسی نہیں سمجھی جا سکتی - کہ ایسی ناقابل برداشت تاخیر سے ایک قوم کی خواہشات کا گلا گھونٹ دیا جائے - اقوام متحدہ کی کرتا دھرتا بڑی اقوام کو جان لینا چاہیئے کہ وہ دنیا کے مسائل کی ضامن ہیں اور یہ ان کا فرض منصبی تھا - کہ امن عالم کے لئے اپنی محبت کا عملی ثبوت دیں - موجودہ پالیسی سے ڈر ہے کہ آگ کے ایسے شعلے نہ بھڑک اٹھیں جو کئی اقوام کے خرمن امن کو جھلس کر رکھ دینگے

نیویارک ۱۳ نومبر - امریکی ہائیڈروجن بم کے پھٹنے... عینی شاہد کا بیان برابر یہاں کے اخبارات میں ... ہے مگر ابھی تک اس کے متعلق کوئی سرکاری...